عدالتی تحفظات اسلام کی نظر میں (۵)

تالیف و ترجمہ : قاضی محمد رویس خان ایوبی

چونکہ گذشتہ سطور میں راقم نے حکم شرعی کا لفظ بار بار ذکر کیا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ شریعت اسلامیہ میں حکم کے معانی اور اس کی اقسام پر مختصر سی گفت گو ہو جائے۔

حکم تعریف قضاء میں بیان کیا جا چکا ہے کہ **قضاء** کا لفظ حکم کے معنی میں آتا ہے اور اب حکم کے معانی بیان کئے جاتے ہیں۔

حکم مصدر ہے۔ کہتے ہیں **حکم بینهم** دو افراد کے درمیان فیصلہ کیا۔ **حکم له** فلاں کے حق میں فیصلہ کیا۔ **حکم علیه** فلاں کے خلاف فیصلہ کیا۔ **المحاکمته** مقدمات کا دائر کرنا۔ **حکمت علیه بکذا** کسی کو کسی کام سے اس طرح روکنا کہ اس کے خلاف نہ کر سکے۔ **حکمت بین القوم** میں نے قوم کے مابین فیصلہ کیا۔ اسی طرح **حکم** فیصلہ کرنے والا' اسکی جمع **حکام** آتی ہے۔ **حکمت الرجل** کسی دوسرے شخص کو حاکم بنانا' معاملہ اسکے سپرد کر دینا۔ **احکمت الشی** کے معنی ہیں " میں نے کسی چیز کو مضبوط کیا"۔ (۱)۔

اصطلاح مناطقہ میں حکم کی تعریف ہے۔ **هو اسناد امر الی اخر ایجابا او سلبا** کسی معاملہ کو دوسرے کی طرف اثبات یا نفی میں منسوب کرنا" (۲)

حکم کی دو قسمیں ہیں : حکم شرعی ۔ حکم قضائی ۔ حکم شرعی کہتے ہیں " مکلفین (عاقل بالغ انسانوں) کے اعمال کے بارے میں **اقتضاء تخییرا یا وضعا** فرمان الٰہی کا اجراء " (۳) ۔ یعنی خداوند کریم کے ایسے احکام جن میں کسی کام کے کرنے کا حکم' یا نہ کرنے کا حکم ہو یا بندے کو اختیار دے دیا جائے کہ وہ کرے تو اسکی مرضی' نہ کرے تو اسکی مرضی۔ اس قید سے امم سابقہ کے حالات خارج کرنا مقصود ہے کیوں کہ ان پر حکم کا اطلاق نہیں ہوتا' اس طرح انسان کی نفسیاتی کیفیات کے بارے میں قرآن کریم میں متعدد مقامات پر جو ذکر ہے وہ بھی حکم کے زمرے میں نہیں آتا۔

حکم قضائی (عدالتی حکم) کہتے ہیں " فریقین کے درمیان متنازعہ امور پر فیصلہ صادر کرنا"۔ ان تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکم شرعی عام ہے اور حکم قضائی خاص۔ کیوں کہ حکم کا اطلاق احکام خداوندی' اصحاب اقتدار کے فرامین اور ریاست کی تنظیم اور فلاح و بہبود کیلئے جاری کئے جانے والے احکام' مالیاتی نظام کے سلسلہ میں جاری کئے گئے احکام' منصوبوں اور ملازمین کی تقرری کے احکام' افواج کے مراتب اور ان کے فرائض کی تعیین اور اسی طرح کے دیگر احکام " حکم " میں شامل ہیں۔ لیکن حکم قضائی مذکورہ بالا احکام سے مختلف ہے۔ " عدالتی حکم " صرف امور متنازعہ میں صدور فیصلہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہٰذا قاضی کے اختیارات محدود ہیں اور اسکے احکام بھی محدود۔ جبکہ سربراہ حکومت کے احکام کا دائرہ پوری ریاست اور اس میں قائم

شدہ مختلف محکموں تک پھیلا ہوا ہے۔

امام قرافی فرماتے ہیں کہ سربراہ ریاست عدالتی اختیارات کا حامل بھی ہوتا ہے اور مفتی کا کام بھی کر سکتا ہے اور جو کام قاضی اور مفتی کے دائرہ کار سے مختلف ہوں وہ بھی سربراہ ریاست انجام دے سکتا ہے بلکہ یہ اسکی ذمہ داری ہے کہ ریاست کی فلاح و بہبود کیلئے ہر وہ کام کرے جسکی شریعت نے اجازت دے رکھی ہے۔ جیسے فوج کے ادارے کا قیام' جنگی حکمت عملی کے منصوبے' قومی آمدنی کا بندوبست' خزانہ سرکار کو مفاد عوام میں خرچ کرنا' گورنروں اور دیگر عمال کی تقرری' ریاست اور دین کے غداروں کی سرکوبی' یہ سب ایسے امور ہیں جن میں قاضی اور مفتی کو کوئی اختیار حاصل نہیں۔ اسلئے ہر سربراہ حکومت کو قضاء و افتاء کے اختیارات تو حاصل ہیں مگر قاضی اور مفتی کو انتظامی اختیارات حاصل نہیں۔ قاضی سے جو فرامین جاری ہوتے ہیں وہ عام مفہوم میں " حکم " کے معنی میں نہیں آتے بلکہ ان سے مراد صرف عدالتی حکم ہوتا ہے جو صرف فریقین کے درمیان فیصلہ کی حد تک محدود ہوتا ہے یا عدالتی کارروائی سے متعلق ہوتا ہے لہذا مندرجہ بالا توضیحات سے یہ بات بالکل عیاں ہوگئی کہ ہر قضاء حکم ہے لیکن ہر حکم قضاء نہیں۔ اردو زبان میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہر فیصلہ' حکم ہے لیکن ہر حکم' فیصلہ نہیں ہوا کرتا۔ ان کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

حوالہ جات

(۱) الصحاح للجوھریؒ :۵/۱۹۰۱ تحقیق احمد عبدالغفور عطار۔ المصباح المنیر : ۱۷۶۔ (۲) التعریفات للجرجانیؒ : ۹۲۔
(۳) فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت' بر حاشیہ المستصفی للغزالی' : ۵۴ میزان الاصول للسمرقندی :۲۰۔

باقی از صفحہ ۷

کوئی دوسرا پروگرام نہیں آئے گا تو اس کو چھوڑ کر کدھر جاؤ گے۔ اسی پروگرام کے متعلق قرآن کریم نے ابتدا ہی میں فرمادیا ہے **ذلک الکتاب لا ریب فیہ** اللہ کی اس آخری کتاب میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ پھر اس پروگرام کو اپنانے والوں کے متعلق فرمایا **اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون** یہی لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی طرف سے ھدایت پر ہیں اور یہی لوگ دائمی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں"۔ بہرحال قرآن کریم کے پروگرام کو سمجھنے اور اسکو نافذ کرنے کیلئے بڑی محنت' افرادی قوت' اور وقت کی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ انگریز لوگ تو مختلف کمیٹیاں بنا کر حدیث پر تحقیقات (RESEARCH) کر رہے ہیں اس پر کثیر رقم خرچ کرتے ہیں مگر ہم زبانی ایمان لانے تک ہی محدود ہیں نہ اس ضمن میں کوئی محنت و کاوش ہوتی ہے اور نہ قرآنی پروگرام پر عمل درآمد کا موقع آتا ہے ہماری ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم خود اپنے ذخیرہ علوم سے مستفید ہونے کے بجائے دوسروں کا منہ تک رہے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ کو آزمانے کے بعد اقتصادی نظام کیلئے چین کے نظام کی طرف آنکھیں اٹھتی ہیں اور کبھی روس اور جرمن کے نظاموں سے امید وابستہ کی جاتی ہے۔ نصف صدی سے زیادہ مدت اشتراکی نظام کو آزمایا گیا لیکن اس کے بخیے ادھڑ چکے ہیں۔